السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز تہجد سفر یا بیماری یا نیند کی غفلت وغیرہ سے چھوٹ جائے اور وتر کا وقت بھی نہ ہو تو کیا کرے ؟ نماز قضا کرنے سے گنہگار ہوگا یا نہیں ؟ وتر نماز میں دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا تو کیا کرے سجدہ سہو کرکے سلام پھیرے یا دہرادے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سفر یا بیماری یا نیند کے غلبہ کی وجہ سے تہجد کی نماز چھوٹ جائے تو بہتر یہ ہے کہ دن میں قضا کرے.

(وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ أَرَادَ أَن يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا) (الفرقان آیت نمبر 62 (1)

حضرت عایشہ فرماتی ہیں کہ : ''جب آپ کی تہجد کی نماز بیماری اور درد وتکلیف یا نیند کی وجہ سے چھوٹ جاتی تو دن میں بارہ رکعت ادا فرماتے ،، مسلم (کتاب الصلاة المسافرین باب جامع صلاة اللیل (746)1/513(2) (ترمذی (کتاب الصلاة باب إذا نام عن صلاتہ باللیل (445)306/2)۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا : جس شخص کا رات کا وظیفہ اور ورد (تہجد کی نماز تلاوت قرآن) نیند کی وجہ سے فوت ہوگیا، اور اس نے ظہر کی نماز سے پہلے اس کی قضاء کرلی تو گویا رات میں اپنے وقت میں ادا کیا ،،۔ (مسلم : کتاب (3) الصلاة المسافرین باب جامع صلاة اللیل (447)2 515).

وتر کی نماز کا وقت نکل جائے تو اس کی قضا ضروری ہے آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں : ''من نام عن الوتر ونیسہ فلیصل اذا ذکروإذا استیقظ (4) ،،

ترمذی ابوداؤد وغیرہ (کتاب الصلاة باب ماجاء فی الرجل ینام عن الوتر اوینساہ (465)2/330) بلاعذر شرعی فرض نماز کو وقت سے موخر کردینا گناہ ہے آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں : اللہ تعالیٰ تم پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں) جو قاعدہ وضو کرکے پورے خضوع اور تعدیل ارکان کے ساتھ ان نمازوں کوان کے مقررہ اوقات میں ادا کرے گا ، اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا اور جنت میں داخل فرمائے گا ، اور جو ایسا نہیں کرے گا وہ مشیئت الٰہی کے ماتحت ہے ۔ معاف کردے یا عذاب میں بتلا کرے ،،۔ (ابوداؤد (کتاب الصلاة باب فی المحافظة علی وقت الصلاة (425)1/296) موطا مالک (باب الامر بالوتر (266) ص :90)۔

واجب کو بھول کر چھوڑ دینے سے صرف سجدہ سہو واجب ہوتا ہے ، نماز کے دہرانے کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ اور رکن (فرض یا شرط) کے چھوڑ دینے سے نماز باطل ہوجاتی ہے اور نماز لوٹانی پڑتی ہے ۔ دعائے قنوت نہ واجب ہے اور نہ رکن اس لیے اس کو بھول کر چھوڑ دینے کی صورت میں نہ سجدہ سہو ضروری ہے اور نہ نماز لوٹانے کی ضرورت ہے ۔ (محدث دہلی ج :8 ش :3 جمادی الاول 1359ھ جولائی 1940ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 323

محدث فتویٰ